خاتم النبیین کے معنی میں ملا علی قاری اور قاسم نانوتوی کی تحذیر الناس وغیرہ کی عبارات پر قادیانی اشکال اور فتوی تکفیر کے سبب کسی ایک کو لازماً کافر قرار دینے کا اشکال

علماء و محققین میں سے کسی نے بھی یہ عقیدہ نہیں رکھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی مبعوث ہوا ہے، یا مستقبل میں کوئی نیا نبی مبعوث ہو گا!

ان علماء و محققین نے، ان کے پیش نظر قرآن کی آیت اور روایت میں تطبیق دینے کے لیئے خاتم النبیین کے وہ معنی متعین کرنے کی کوشش کی ہے، کہ جس معنی میں ان کا باہمی تعارض رفع ہو جائے۔

اس مسئلہ میں ان سے خطاء ہوئی ہے، اول کہ جس متعارض روایت سے تطبیق کی جارہی ہے، اس سے تطبیق کرنے کی کوئی حاجت ہی نہیں، کیونکہ ملا علی قاری اور مولانا قاسم نانوتوی دونوں کے پیش نظر دو الگ الگ روایتیں تھیں، اور دونوں ضعیف ہیں، اور قرآن کی آیات یا صحیح احادیث کے مقابل ضعیف روایات میں تعارض کی صورت میں تطبیق کی کوئی حاجت نہیں، بلکہ یہ تعارض تو اس روایات کے ضعیف اور اس کے بطلان پر مزید دلیل بنتا ہے۔

بہر حال ان علماء و محققین کی یہ تطبیق درست نہیں، یہ ان کی خطاء ہے۔

لیکن اس خطاء کے باوجود ان کی یہ خطاء ان کے اس ایمان پر اثر انداز نہیں ہوئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی مبعوث نہیں ہوا، اور نہ ہی ہو گا!

مولانا احمد رضا خان بریلوی اور دیگر علماء کا تحذیر الناس کی عبارت پر کفر کا فتوی تو درست مانا بھی جا سکتا ہے، کہ وہ عبارت کفریہ ہے، مگر اس عبارت سے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہوئے مولانا قاسم نانوتوی اور ان کے معتقدین کو کافر قرار دینا، مولانا احمد رضا خان بریلوی کی خطاء ہے۔

مولانا احمد رضا خان بریلوی اس عبارت سے جو نتیجہ اور عقیدہ اخذ کر رہے ہیں، کہ مولانا قاسم نانوتوی عقیدہ ختم نبوت کے انکاری اور اجرائے نبوت کے قائل ہیں، یہ درست نہیں۔

بہر حال مولانا احمد رضا خان بریلوی اور دیگر مولانا قاسم نانوتوی اور دیگر کو اس عبارت کی بناء پر کافر قرار دینے میں درست نہیں، ان کا یہ فتوی درست نہیں بلکہ خطاء ہے

اب ایک نکتہ یہ اٹھایا جاتا ہے کہ جس نے کسی مسلمان کو کافر کہا، تو دونوں میں سے ایک کافر ہو جاتا ہے۔ کہ اگر جسے کافر کہا گیا، وہ کافر نہیں تو کفر کہنے والے پر پلٹ آتا ہے، اور وہ کافر قرار پاتا ہے۔ اور اس سے بڑھ کر کہ جو کافر کو کافر نہ مانے وہ بھی کافر!

اس مسئلہ میں ہم مسلمانوں میں بھی بہت غلط فہمی ہے۔

اگر بات ایسی ہو، کہ جس طرح عموما کی جاتی ہے، کہ مولانا احمد رضا خان بریلوی نے مولانا قاسم نانوتوی کو کافر کہا ہے، اب مولانا قاسم نانوتوی کو کافر نہ ماننے والے بھی کافر ہوئے، اور اگر مولانا قاسم نانوتوی کافر نہیں، تو کفر پلٹ کے مولانا احمد رضا خان بریلوی پر آیا، اور مولانا احمد رضا خان بریلوی کافر ہوئے، اور مولانا احمد رضا خان بریلوی کو کافر نہ ماننے والے کافر ٹھہرے!

لیکن بات ایسی ہے نہیں، کافر کو کافر نہ ماننے والا کافر، اس کافر کے لیئے ہے، جو مدعی اسلام نہیں، یعنی جو خود کو مسلمان نہیں کہتا، جیسے ہندو، سکھ، عیسائی یہودی وغیرہ، یا وہ جس کے کافر ہونے پر اجماع ہو!

وگرنہ کسی مفتی کا کفر کے فتوی میں مخطئی ہونا، اسے کافر بنا دے، جبکہ ایسا ہے نہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں کتاب الأدَبِ میں دو آبواب یوں قائم کیئے ہیں؛

بَابُ مَنْ كَفَّرَ أَخَاهُ بِغَيْرِ تَأْوِيل

اور

بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ إِكْفَارَ مَنْ قَالَ ذَلِكَ مُتَأَوِّلًا أَوْ جَاهِلًا

بَابُ مَنْ كَفَّرَ أَخَاهُ بِغَيْرِ تَأْوِيلٍ فَهُوَ كَمَا قَالَ

• حدثنا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قالَ: "إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ: يَا كَافِرُ، فَقَدْ بَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا"

وَقَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم.

• حدثنا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: "أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ: يَا كَافِرُ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا".

• حدثنا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: "مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ رَمَى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ".

بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ إِكْفَارَ مَنْ قَالَ ذَلِكَ مُتَأَوِّلًا أَوْ جَاهِلًا

وَقَالَ عُمَرُ لِحَاطِبٍ: إِنَّهُ مُنَافِقٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: "وَمَا يُدْرِيكَ، لَعَلَّ اللَّهَ قَدِ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ"

• حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادَةَ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا سَلِيمٌ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رضي الله عنه كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمُ الصَّلَاةَ، فَقَرَأَ بِهِمُ الْبَقَرَةَ، قَالَ: فَتَجَوَّزَ رَجُلٌ فَصَلَّى صَلَاةً خَفِيفَةً، فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاذًا، فَقَالَ: إِنَّهُ مُنَافِقٌ، فَبَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلَ، فَأَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا قَوْمٌ نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا وَنَسْقِي بِنَوَاضِحِنَا، وَإِنَّ مُعَاذًا صَلَّى بِنَا الْبَارِحَةَ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ، فَتَجَوَّزْتُ، فَزَعَمَ أَنِّي مُنَافِقٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: "يَا مُعَاذُ، أَفَتَّانٌ أَنْتَ؟! ثَلَاثًا – اقْرَأْ: {وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا}، وَ {سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى}، وَنَحْوَهَا ".

• حدثني إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرة، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: "مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ: بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى، فَلْيَقُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ، فَلْيَتَصَدَّقْ"

• حدثنا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ، فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: "أَلَا إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ، وَإِلَّا فَلْيَصْمُتْ "

مندرجہ بالا حدیث سے امام بخاری نے دلیل قائم کی ہے کہ متاول کی تکفیر نہیں کی جائے گی، خواہ اس کا قول و فعل کفریہ ہو!

اور مسلمان کو کافر کہنے پر کفر کا پلٹنا اس صورت ہے، جب کوئی تاویل نہ ہو!

لہذا مولانا احمد رضا خان بریلوی و دیگر بریلوی زیر نظر مسئلہ میں مولانا قاسم نانوتوی و دیگر کا کافر کہنا گو کہ درست نہیں، مگر بر بناء تاویل ہے، اس سبب مولانا احمد رضا خان بریلوی و دیگر بریلوی علماء مولانا قاسم نانوتوی و دیگر مسلمانوں کو کافر کہنے پر کافر نہیں کہا جائے گا!

طالب دعاء ابن داود